سوال

(22)گناہ کا ارادہ اور عمل

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

اگر کوئی بندہ کسی بھی گناہ کے کام کا پکا ارادہ کرتا ہے، لیکن وہ عملی طور پر گناہ کا کام نہیں کر سکتا یا کرنے کا موقع نہیں ملتا تو کیا ایسے شخص کا گناہ اللہ کے ہاں لکھا جائے گا؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔ (محمد فیاض دامانوی، بریڈفورڈ انگلینڈ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے بیان کیا:

پس جو شخص نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اس پر نیکی پر عمل نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک پوری نیکی (کا ثواب) لکھ دیتا ہے اور اگر وہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں دس سے لے کر سات سو گنا یا اس سے زیادہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

اور جو شخص بُرائی کا ارادہ کرتا ہے، لیکن اس پر عمل نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے۔ پھر اگر وہ اس بُرائی پر عمل کرتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں صرف ایک بُرائی لکھ دی جاتی ہے۔

(صحیح بخاری: 6491 صحیح مسلم: 131)

اس صحیح متفق علیہ حدیث قدسی سے ثابت ہوا کہ سوال مذکور میں اس شخص کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ درج نہیں ہوتا اور یاد رہے کہ بُرائی کے ارادوں سے بھی بچنا ضروری ہے، تاکہ آدمی اس بُرائی میں کہیں بتلا نہ ہو جائے۔

اگر کسی شخص کے دل ودماغ میں بُرائی کا ارادہ آجائے یا شیطانی وسوسے جنم لیں تو اسے فوراً توبہ واستغفار کرنا چاہیے اور درج ذیل آیت پڑھنی چاہیے۔

هُوَ الأَوَّلُ وَالءاخِرُ وَالظّـٰهِرُ وَالباطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَىءٍ عَليمٌ ﴿٣﴾... سورة الحديد

(الحدید: 3) (دیکھئے سنن ابی داود 5110 وسندہ حسن) (9/فروری 2012ء)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمیہ](#)

جلد3۔ توحید وسنت کے مسائل-صفحہ86

محدث فتویٰ